جامعہ سلفیہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز

مولانا حافظ شریف اللہ شاہد کی برطانیہ سے آمد اور طلبہ سے خصوصی خطاب

جامعہ میں امسال نئے تعلیمی سال کا آغاز اور داخلہ ۲۰ اکتوبر سے شروع ہوا۔ مدارس کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ ہونے کے باوجود لوگوں میں اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرانے کا ذوق موجود ہے اور بڑے شوق کے ساتھ جامعہ میں داخلہ لے رہے ہیں اور ایک بڑی تعداد جامعہ میں داخل ہو چکی ہے اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ وللہ الحمد

نئے تعلیمی سال کے آغاز پر برطانیہ سے جامعہ کے فاضل مولانا شریف اللہ شاہد تشریف لائے۔ انہوں نے جامع مسجد میں بعد نمازِ ظہر خطاب فرماتے ہوئے طلبہ پر کو تلقین کی کہ وہ محنت اور لگن کے ساتھ پڑھیں۔ اپنے اندر صلاحیت پیدا کریں۔ اس وقت ایسے علماء اور سکالرز کی انتہائی ضرورت ہے۔ جو علم میں پختگی رکھتے ہوں کیونکہ لوگوں میں بہت شعور آ گیا ہے۔ وہ بھی دینی مسائل میں اب اندھی تقلید کے قائل نہیں ہیں بلکہ اب قرآن و حدیث سے دلائل مانگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں سب سے زیادہ موثر دعوت اہل حدیث کی ہے جو لوگوں اپیل کرتی ہے کہ یہی وجہ ہے لوگ پوری توجہ سے اس دعوت کو سنتے ہیں۔ اب ہماری ذمہ داری ہے ہم پوری کوشش سے اپنے آپ کو تیار کریں تاکہ اس دعوت کا حق ادا کر سکیں۔

انہوں نے کہا کہ اگرچہ یورپ میں اس وقت مسلمانوں کے لیے بہت سی مشکلات ہیں اور وہ لوگ

مسلمانوں سے خوف محسوس کرتے ہیں اور سب سے زیادہ وہ سلفی حضرات کو نشانہ بناتے ہیں۔ ان کے خلاف خصوصی مہم چلاتے ہیں اہل حدیث کی دعوت کو روکنے کے لیے ان لوگوں نے یہ حل نکالا ہے کہ مسلمانوں میں صوفی ازم کو فروغ دیا جائے۔ اس ضمن میں امریکہ نے بالخصوص کافی بجٹ مخصوص کیا ہے۔ لیکن اس کا فائدہ ہمیں ملا ہے کہ لوگوں میں تجسس بڑھا ہے اور وہ حقیقت کی تلاش میں حق تک پہنچ جاتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ جامعہ میں تعلیم کے ساتھ تربیت حاصل کریں۔ جامعہ کا ماحول بہت سازگار اور عمدہ ہے' جس میں ایک طالب علم بہت کچھ حاصل کرسکتا ہے۔

آخر میں انہوں نے جامعہ کی انتظامیہ خصوصاً میاں نعیم الرحمٰن اور اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا' جنہوں نے انہیں یہ اعزاز بخشا۔ جامعہ کے پرنسپل نے بھی معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا اور نئے آنے والے تمام طلبہ کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ وہ والدین مبارکباد کے مستحق ہیں' جنہوں نے اپنے بچوں کے لیے یہ میدان منتخب کیا ہے۔ انسانوں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں ایک اچھی اور سکون کی زندگی گزاریں اور اس کی آخرت اچھی ہو۔ بلاشبہ ان مقاصد کو پانے کے لیے اس سے بہتر اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ دینی تعلیم سے ہی فلاح دارین ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

علماء کرام علم میں رسوخ حاصل کریں اور کتاب وسنت کی روشنی میں لوگوں کی رہنمائی کریں۔ حافظ مسعود عالم

نئے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مدارس کو تمام وسائل فراہم کرنا ہونگے۔ پرنسپل جامعہ سلفیہ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں منعقدہ تربیتی نشست سے علماء کا خطاب

جامعہ سلفیہ فیصل آباد تعلیم و تربیت کا عظیم الشان ادارہ ہے۔ طلبہ کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ ساتھ گاہے بگاہے علماء' خطباء اور کارکنان کے ساتھ بھی علمی اور تعارفی نشست منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں مختلف موضوعات پر گفتگو اور باہمی تبادلہ خیالات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ۲۵ نومبر بروز اتوار کو ایک مثالی پروگرام ترتیب دیا گیا۔

جس میں شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم نے ''موجودہ حالات میں علماء کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے بڑی مفصل گفتگو فرمائی۔ علماء اور خطباء کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ علماء قوم کے حکیم ہوتے ہیں۔ ان کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ حالات کا تجزیہ کریں اور خرابیوں کی تشخیص کریں اور ان کے مطابق علاج تجویز کریں۔ ایک عالم کو جہاندیدہ ہونا چاہیے۔ انہیں معلوم ہو کہ لوگ آج کن مسائل سے دوچار ہیں اور وہ کون سی اخلاقی گراوٹ ہے جس کی وجہ سے وہ مضطرب ہیں۔ ان کا حل پیش کرنا ہوگا۔

انہوں نے علماء پر زور دیا کہ علم کے حصول کا سلسلہ جاری رکھیں اور فارغ اوقات میں مطالعہ کرنا چاہیے۔ علم میں پختگی حاصل کریں اور پیش آمدہ مسائل میں کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی حاصل کریں اور اس کے ساتھ علماء پر یہ بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے عملی نمونہ پیش کریں۔ کیونکہ وعظ اور خطابت سے زیادہ موثر بات انسان کا اپنا عمل ہے۔ علماء کرام کو ایک مثالی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

پرنسپل جامعہ نے اپنی گفتگو میں تمام علماء کرام اور کارکنان کو یہ احساس دلایا کہ وہ لوگ جو پاکستان میں لادینیت کو فروغ دے رہے ہیں۔ وہ متحد اور بہت منظم ہیں۔ ان کے پاس وسائل بھی بے شمار ہیں' جبکہ ہم بے حسی کا شکار ہیں۔ غفلت اور لاپرواہی سے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ وسائل نہ ہونے کے برابر ہیں اور توقع یہ رکھتے ہیں کہ ان کا مقابلہ کریں' یہ کیسے ممکن ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور ان اداروں کے ہاتھ مضبوط کریں جو اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں اور مقابلہ کی پوری صلاحیت اور اہلیت رکھتے ہیں۔ لیکن دیندار لوگوں کی یہ مشکل ہے کہ وہ منظم نہیں ہیں۔ انہوں نے تمام علماء اور کارکنان سے درخواست کی کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کریں اور جامعہ سلفیہ کے ساتھ بھرپور تعاون کریں تاکہ جامعہ اپنا فرض پورا کر سکے۔

آخر میں شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ حافظ عبدالعزیز علوی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا خیر کی۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆